Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | بدھ ۱۷ صفر ۱۴۱۲ھ، ۲۸ ظہور ۱۳۷۰ہش، ۲۸ اگست ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۹۷

انکار سے عقل ماری جاتی ہے

"شیطان کی طرف بھی قرآن کریم نے جو باتیں منسوب کی ہیں ان میں سے بعض عقل اور سمجھ کی باتیں ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے شیطان دنیا میں صاحب عقل بھی ہوتے ہیں۔ مگر انکار کی دفعہ ان کی عقلیں ماری جاتی ہیں۔ جس طرح ابو جہل پہلے ابوالحکم کہلاتا تھا۔ حکمت کا باپ، وہ جہالت کا باپ بن گیا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ تو ہر ایک قوم کا دعویٰ ہے کہ بہتیرے ہم میں سے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں، مگر ثبوت طلب یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ اُن سے محبت رکھتا ہے یا نہیں؟ اور خدا تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ پہلے تو اُن دلوں سے پردہ اُٹھا دے، جس پردہ کی وجہ سے اچھی طرح انسان خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتا اور ایک دُھندلی سی اور تاریک معرفت کے ساتھ اس کے وجود کا قائل ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات امتحان کے وقت اس کے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتا ہے اور یہ پردہ اٹھایا جانا بجز مکالمۂ الٰہیہ کے اور کسی صورت میں میسّر نہیں آسکتا۔ پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اس دن غوطہ مارتا ہے۔ جس دن خدا تعالیٰ اس کو مخاطب کر کے اَنَا الموجود کی اس کو خود بشارت دیتا ہے۔ تب انسان کی معرفت صرف اپنے قیاسی ڈھکوسلہ یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی، بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ گویا اس کو دیکھتا ہے اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اسی دن اس کو نصیب ہوتا ہے کہ جب اللہ جلّ شانہٗ اپنے وجود سے آپ خبر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۹۱، ۳۹۲)

اللہ تعالیٰ ہمارے جملہ قارئین اور ان کے اعزاء و اقرباء کو اور دوستوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان کی ہر مشکل اپنے خاص فضل سے دور فرمائے۔ طالبعلموں کو اعلیٰ کامیابیاں عطا فرمائے اور حصولِ روزگار کے لئے کوشش کرنے والوں کی کوشش احسن طریق پر کامیاب کرے۔ اسی طرح مریضوں کو اپنے فضل سے صحتِ عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے۔

(ادارہ الفضل)

کامیابی

مکرم اعجاز احمد صاحب قمر صدر جماعت احمدیہ ونی پیگ کینیڈا لکھتے ہیں کہ:۔

میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر طاہر اعجاز نے UNIVERSITY OF MANITOBA CANADA. سے ڈاکٹر آف میڈیسن (M.D) کی ڈگری نمایاں حیثیت سے مکمل کر لی ہے۔ عزیزم ڈاکٹر طاہر جماعت کینیڈا میں ایک علمی حیثیت رکھتا ہے۔ تقابلی مذاہب پر اسکے کئی مقالے شائع ہو چکے ہیں۔ احباب اس نوجوان ڈاکٹر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

انسان بہت جھوٹا ہو جاتا ہے اور ظنوں بجائے خود ہی جھوٹے ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس جھوٹ اور بدظنی سے بڑی ٹھوکریں لگتی ہیں اور انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس سے بچو! پھر بچو!! اور پھر بچو!!!"

(خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء)

غیبت اور دروغ گوئی والی مجلسوں کو ترک کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

"پھر ایک اور عیب بتایا ہے۔ عیب بھی انسان کو محروم کر دیتا ہے جو منافق میں ہوتا ہے وہ جھوٹ بولنا ہے۔ عام جھوٹ بولنا وہ بھی ہے جو ایک حدیث ہے...... یعنی یہ بھی جھوٹ ہی ہے کہ انسان جو کچھ سُنے بلا سوچے سمجھے لسے بیان کر دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد میں بڑی بڑی برائیوں سے روکنے کا نسخہ بتایا گیا ہے۔ خودداری سکھائی ہے اور سخن سازی سے بچایا ہے۔ یہ عام قاعدہ ہو رہا ہے کہ دو تین آدمی جب مل کر بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آؤ ذرا مجلس گرم کریں۔ وہ مجلس گرم کرنا کیا ہوتا ہے کسی کی تحقیر شروع کر دی۔ کسی کے لباس پر۔ کسی کی زبان پر۔ کسی کے قد و قامت پر۔ کسی کے علم و عقل پر غرض مختلف پہلوؤں پر نکتہ چینی اور ہنسی اڑانا شروع کیا۔ اور بڑھتے بڑھتے یہ ناپاک اور بے ہودہ کلام، مذمت۔ غیبت اور دروغ گوئی تک جا پہنچا۔ پس تمہیں مناسب ہے کہ ایسی مجلسوں کو ترک کر دو جہاں سے تم بغیر لعنت کے اور کچھ لے کر نہ اُٹھو۔ خدا تعالیٰ نے اسی لئے فرمایا ہے...... صادقوں کے ساتھ رہو۔ کیونکہ وہاں تو بجز صدق کے اور کوئی بات ہی نہ ہوگی۔ ایسی تمام مجلسوں سے الگ ہو جاؤ۔ جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذکر نہیں ہے اور یہ بھی یاد رکھو کہ سوءِ ظن بہت بُری چیز ہے۔ اس سے بہت بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ غیبت اور دروغ گوئی یہ اسی سوءِ ظن سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا (کہ ظن سے بچو کیونکہ ظن سب سے زیادہ جھوٹی بات ہوتی ہے) بسوءِ ظن سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت : دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸ ظہور ۱۳۷۰ ہش ــ ۲۸ اگست ۱۹۹۱ء

خشیت اللہ ــ خوف اور محبّت

انسانوں کی ایک بہت بڑی اکثریت ایسی ہے جو اچھے یا بُرے کام کو خوف یا محبت کے باعث کرتے ہیں یا انہیں ترک کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بہت کم ہیں جو یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ خوف اور محبت سے بالا ہو کر کام کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی فطرت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ یا اسے خوف دلایا جائے یا محبت سے رغبت دی جائے۔ دُنیاوی کاموں میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ کوئی دیکھ نہ لے کہ ہم کام نہیں کر رہے۔ اسی طرح بعض کام محبت کی بناء پر کئے جاتے ہیں۔ یہی انسانی فطرت دین کے کاموں میں بھی مصروفِ عمل نظر آتی ہے۔ البتہ یہاں حقیقی معنوں میں خوف یا محبت اس ہستی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ جو ہمیں ہر وقت دیکھتا ہے اور ہمارے کاموں کی جانچ اور پڑتال کرتا ہے۔ ہم اس سے کبھی چھُپ ہی نہیں سکتے۔ ہم اسے نہیں دیکھ سکتے جسمانی آنکھوں سے۔ لیکن وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ صرف کھُلے عام نہیں۔ بلکہ نہاں خانوں میں بھی۔ پردوں کے پیچھے بھی اور اگر ہم زمین کی پاتال میں چلے جائیں تو وہاں بھی۔

اور پھر لُطف یہ ہے کہ عام طور پر تو خوف اور محبت الگ الگ جذبے ہیں اور الگ الگ ناموں سے پکارے جاتے ہیں لیکن خدا کے لئے جو خشیت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اس سے مراد خوف بھی ہے اور محبت بھی۔ حضرت امام جماعت الثالث (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحم فرماتا رہے) فرماتے ہیں :۔

”جو میں نے اور آپ نے کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں خشیت ہو اور خشیت کی بنیادوں پر ہماری زندگی گزر رہی ہو۔ اور ہماری ہر حرکت اور سکون اور ہماری سوچ اور فکر ہمارے اعتقادات جو ہیں اور ہمارے اعمال جو ہیں خشیۃ اللہ پر ان کی بنیاد ہو۔ صرف ایک غرض ہو سانس لینے کی اور وہ یہ کہ خدا ہم سے راضی ہو جائے وہ ہم سے ناراض نہ ہو۔“

گویا کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کا خوف ــ دونو ــ اس بات کے گرد گھوم رہے ہوں کہ وہ ہم سے راضی رہے اور ناراض نہ ہو۔ ہمارے اعمال کی بنیاد خشیت اللہ پر استوار ہونی چاہئے۔

آپ کا حال کوئی کیوں پوچھے
کِس کِس کے کام آئے آپ؟
جو کچھ جیسی بیت رہی ہے
اپنے سَر پر لائیے آپ

ــــــ ابو الاقبال

تمہارے جلوے سمٹ کے جب تک بلندیوں پر رہا کریں گے
وہی تقاضا رہے گا تم سے کلیم پیدا ہوا کریں گے

تری پسند اور ناپسند اب اگر ہے معیارِ قدر و قیمت
چُنے ہیں تُو نے جو سنگریزے ہم ان کو گوہر کہا کریں گے

ہمارے زخموں پہ تم ہنسے ہو تو کائنات ان پہ ہنس رہی ہے
اگر یہی ہیں ہنسی کا ساماں تو ہم بھی ان پر ہنسا کریں گے

یہی ہے طغیانِ ناز تیرا تو حشر تک ہم حباب آسا
بنا کریں گے، مٹا کریں گے، مٹا کریں گے، بنا کریں گے

نہیں یہ ممکن کہ ہم گداؤں سے چھُوٹ جائے سوال کی خُو
زباں سے گر کچھ نہ کہہ سکے تو نگاہ سے التجا کریں گے

مگر تھا نا اہل میں ہی دُنیا میں، نبھ سکی کب مری کسی سے
یہ آپ کی بندہ پروری ہے کہ آپ مجھ سے وفا کریں گے

فساد ہے اہلِ دیر و کعبہ میں تیری ہلکی سی اک جھلک پر
اگر تو رُخ سے نقاب اُلٹ دے خدا ہی جانے یہ کیا کریں گے

ترے تصوّر میں کٹ رہی ہے گناہ کیسا ثواب کیسا!
خطائیں مجھ بے عمل میں ہیں جو لوگ ڈھونڈتے ہیں خطا کریں گے

نہ وہ یہاں پر نہ اُن کا جلوہ، تُو حور و کوثر دکھا رہا ہے
یہی ہے تیرا بہشت زاہد! تو ہم اسے لے کے کیا کریں گے

تبسّم اپنے دلِ حزیں کو نہ پھینک ٹوٹا ہوا سمجھ کر
سُنا ہے ساقی شکستہ ساغر کو زینتِ میکدہ کریں گے

عبد الرشید تبسّم

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

”جو کچھ کرنا ہے اب کر لو۔ جب مَوت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو .... صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالےٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجا لاؤ۔“ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۸۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ ان کی طرف سرکاری سمن آیا جس میں یہ لکھا تھا کہ آپ پر بعض لوگوں کی طرف سے ایک الزام لگایا گیا ہے اسکی جواب دہی کے لیئے آپ فوراً حکومت کے سامنے حاضر ہوں۔ وہ یہ سن کر حیران رہ گئے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ مگر چونکہ سرکاری سمن تھا وہ چل پڑے۔ دس بیس میل گئے ہونگے کہ آندھی آئی۔ اندھیرا چھا گیا۔ آسمان پر بادل امڈ آئے۔ اور بارش شروع ہو گئی وہ اس وقت ایک جنگل میں سے گذر رہے تھے۔ جس میں دور دور تک آبادی کا کوئی نشان تک نہ تھا۔ صرف چند جھونپڑیاں اس جنگل میں نظر آئیں وہ ایک جھونپڑی کے قریب پہنچے اور آواز دی کہ ”اگر اجازت ہو تو اندر آجاؤں“ ادھر سے آواز آئی کہ آجائیے۔ انہوں نے گھوڑا باہر باندھا اور اندر چلے گئے۔ دیکھا کہ ایک اپاہج شخص چارپائی پر پڑا ہے۔ اس نے محبت اور پیار کے ساتھ انہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے۔ اور آپ کس جگہ سے تشریف لا رہے ہیں انہوں نے اپنا نام بتایا اور ساتھ ہی کہا کہ بادشاہ کی طرف سے مجھے ایک سمن پہنچا ہے جس کی تعمیل کے لیئے جا رہا ہوں۔ اور حیران ہوں کہ مجھے یہ سمن کیوں آیا۔ کیونکہ میں نے کبھی دنیوی جھگڑوں میں دخل نہیں دیا۔ وہ یہ واقعہ سن کر کہنے لگا کہ آپ گھبرائیں نہیں یہ سامان اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے پاس پہنچانے کے لیئے کیا ہے۔ میں اپاہج ہوں۔ رات دن چارپائی پر پڑا رہتا ہوں۔ مجھ میں چلنے کی طاقت نہیں۔ لیکن میں نے اپنے دوستوں سے آپکا کئی بار ذکر سنا۔ اور آپکی بزرگی کی شہرت میرے کانوں تک پہنچی۔ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں کیا کرتا تھا۔ یا اللہ قسمت والے تو وہاں چلے جاتے ہیں۔ میں غریب مسکین اور عاجز انسان اس بزرگ کے قدموں تک کس طرح پہنچ سکتا ہوں۔ تو اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا فرما۔ کہ میری ان سے ملاقات ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں اس سمن کے بہانے اللہ تعالیٰ آپ کو محض میرے لیئے یہاں لایا ہے۔ ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ باہر سے آواز آئی ”بارش ہو رہی ہے اگر اجازت ہو تو اندر آجاؤں“۔ انہوں نے دروازہ کھولا اور ایک شخص اندر آیا۔ یہ سرکاری پیادہ تھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ آپ اس وقت کہاں جا رہے ہیں۔ وہ کہنے لگا ”بادشاہ کی طرف سے مجھے حکم ملا ہے کہ فلاں بزرگ کے پاس جاؤں اور اسے کہوں کہ آپ کو بلانے میں غلطی ہوئی۔ دراصل وہ کسی اور کے نام سمن جاری ہونا چاہیئے تھا مگر نام کی مشابہت کی وجہ سے وہ آپ کے نام جاری ہو گیا۔ اسلیئے آپ کے آنے کی ضرورت نہیں“۔ یہ بات سنکر وہ اپاہج مسکرایا اور اس نے کہا دیکھا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ محض میرے لیئے یہاں لایا ہے۔ سمن محض ایک ذریعہ تھا جسکی وجہ سے آپ میرے پاس پہنچے۔ یہی بات اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ صرف دین حق کو قبول کر لینا اور منہ سے اپنے آپ کو ایمان لانے والا کہہ دینا کافی نہیں۔ علم و عرفان اور قرب الٰہی کے راستے صرف ایسے ہی لوگوں پر کھولے جاتے ہیں۔ جو سچی محبت اور تڑپ سے کام لیتے اور اسکے لیئے دیوانہ وار جدوجہد کرتے ہیں۔ اسی لیئے قرآن کریم نے یہ تو کہا ہے کہ جو ہماری طرف آتے ہیں ہم ان کی مدد کرتے ہیں۔ لیکن اس نے یہ کہیں نہیں کہا کہ جو ہم سے بھاگتے ہیں ہم ان کو پکڑ کر واپس لاتے ہیں۔ جو ہم سے منہ پھیرتے ہیں ہم ان کو اپنی تائید سے نوازتے ہیں۔ جو بیٹھنا چاہتے ہیں ہم ان کو جبراً کھڑا کر دیتے ہیں۔ جو گرنا چاہتے ہیں ہم ان کو زبردستی اٹھا لیتے ہیں۔ جو بے ایمان ہونا چاہتے ہیں ہم ان کو مجبور کر کے ایماندار بناتے ہیں۔ قرآن یہی کہتا ہے کہ جو بے ایمان ہونا چاہتا ہے ہم اسے بے ایمان بنا دیتے ہیں۔ اور جو ایماندار ہونا چاہتا ہے ہم اسے ایماندار بنا دیتے ہیں۔ بہرحال انسانی زندگی کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ وہ اپنے اندر ایک پختہ عزم پیدا کرے اور اچھی چیز کو پکڑ کر اس طرح بیٹھ جائے جیسے شکاری کتا اپنے شکار کو پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اسکے دانت ٹوٹ جائیں تو ٹوٹ جائیں مگر وہ اپنے شکار کو نہیں چھوڑتا۔ جب انسان اس نیت اور ارادہ کے ساتھ اس راستے کو اختیار کر لیتا ہے۔ اور اچھی چیز کو پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے تو پھر نیکیوں کی طرف اس کا قدم اٹھنا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ کوئی نیکی نہیں جو اس سے اگلی نیکی کی توفیق نہیں دیتی اگر کوئی انسان سچے دل سے صدقہ دیتا ہے تو ضرور ہے کہ اسے نماز کی بھی توفیق ملے...... اور روزے کی بھی توفیق ملے۔ اور اگر کوئی اخلاص کے ساتھ روزے رکھتا ہے تو ضرور ہے کہ اس نیکی کے نتیجے میں اسے نماز ...... کی توفیق ملے۔ کیونکہ ہر نیکی دوسری نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے ایک شخص جو غریب سے ہمدردی کرتا ہے اس سے محبت اور پیار کا سلوک کرتا ہے۔ اور دنیاداری کے خیالات کے ماتحت نہیں بلکہ سچے دل سے اسے کھانا کھلاتا ہے ایسے شخص کے پاس اگر امانت رکھی جائے تو وہ کھا جائے گا۔ یہ قطعاً ناممکن بات ہے۔ جس شخص کے دل میں دوسروں کا اتنا درد ہے اور جو ان کے لیئے ہر وقت قربانی کرنے کے لیئے تیار رہتا ہے۔ کس طرح ممکن ہے کہ وہ دوسروں کے مال میں خیانت کرے۔ اگر سب لوگ مل کر بھی کہیں گے کہ اس نے دوسروں کا مال کھایا ہے تو ہم کہیں گے وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کیونکہ جس کے دل میں اپنا مال قربان کرنے کی خواہش پائی جاتی ہے وہ دوسروں کے مال کو کبھی کھا نہیں سکتا اسی طرح جس شخص کے دل میں خواہش پائی جاتی ہے کہ وہ خدا کے لیئے بھوکا رہے کس طرح مانا جا سکتا ہے کہ وہ نماز نہیں پڑھے گا۔ وہ ایک دن نماز نہیں پڑھے گا۔ دو دن نماز نہیں پڑھے گا تیسرے دن نماز نہیں پڑھے گا مگر آخر اسکا نفس اسے کہے گا۔ احمق تو خدا کے لیئے بھوکا رہتا ہے اور تو اس کی عبادت نہیں کرتا۔ اور وہ مجبور ہو گا کہ نماز پڑھے۔ اور جب وہ نماز پڑھنے لگ گیا تو پھر اسے کوئی ہٹانا بھی چاہے تو نہیں ہٹا سکتا۔ اسے قید کر دو تو قید میں ہی نماز پڑھنے لگ جائے گا چارپائی پر باندھ دو تو لیٹے لیٹے نماز پڑھتا رہے گا۔ کیونکہ ایک نیکی دوسری نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ پس اصل گر انسانی ترقی کا یہی ہے کہ جو چیز اسے اچھی نظر آئے اسے مضبوطی سے پکڑے۔ پہلے وہ اپنے دل میں فیصلہ کرے کہ میں نے اچھی چیز کو لینا ہے۔ اور پھر اسے چھوڑنا نہیں۔ اس فیصلہ کے بعد اسے جو چیز بھی اچھی نظر آتی ہو اسے اس نیت کے ساتھ پکڑے کہ اب میں نے اسے چھوڑنا نہیں۔ جب انسان اس مقام پر آجاتا ہے تو وہ ساری دنیا سے سبق حاصل کرنے کیلئے تیار رہے۔ ایک بچے سے بھی سبق لے لیتا ہے۔ ایک بوڑھے سے بھی سبق لے لیتا ہے ایک پاگل سے بھی سبق لے لیتا ہے۔ غرض دنیا کی ہر چیز سے وہ فائدہ حاصل کرتا ہے۔

روحانی خزائن کا مطالعہ

ہم میں سے ہر ناصر کو اپنے علم و فضل میں اضافہ کرتے رہنا چاہئے۔ ایک ایمان لانے والے کی شان یہی ہے کہ اس کے دو دن ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اس کا ہر نیا دن گزرے ہوئے دن کی نسبت زیادہ بہتر اور زیادہ بلند شان کا حامل ہونا چاہیئے اس کے لئے مطالعہ قرآن کریم۔ احادیث مبارکہ لازمی ہے اور روحانی خزائن کی مقررہ کتب کا باقاعدگی سے مطالعہ ناگزیر ہے۔ ہر ناصر کے سرہانے کے پاس مقررہ کتاب روزانہ مطالعہ کے لئے موجود رہنی چاہیئے ہر ناصر کی صبح کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ اور مطالب کے مطالعہ سے ہونا چاہیئے اور دن بھر کی بھاگ دوڑ کے بعد رات کو سونے سے قبل آدھ پون گھنٹہ روحانی خزائن کی مقررہ کردہ کتاب کا مطالعہ ہر ناصر کی روزانہ زندگی کا معمول ہونا چاہیئے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلیم شاہجہانپوری

جوتی کا تسمہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ مورخہ ۳ اگست ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن کا ایک مضمون مندرجہ بالا عنوان کے ساتھ شائع ہوا جس نے پرانی یادوں کے دریچے کھول دیئے اور چند واقعات تحریر کرنے کا موقعہ مل گیا۔

اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ نظام امامت سے وابستگی رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ اطمینان قلب کے لئے ایسے واقعات سے دوچار کرتا رہتا ہے جن سے ان کے دلوں کو ایسا اطمینان و سرور حاصل ہوتا ہے جس کا بدل اس مادی دنیا میں نظر نہیں آتا۔

میں ایک سال امریکہ کی خوبصورت ریاست کیلیفورنیا میں رہ کر حال ہی میں پاکستان واپس آیا ہوں۔ روانگی سے چند روز قبل میری عزیزہ بیٹی ڈاکٹر بدر خاور مجھے ایک قریبی شاپنگ سینٹر میں لے گئیں اور ایک دوکان میں داخل ہو کر مجھے اپنی پسند کا جوتا تلاش کرنے کے لئے کہا۔ میں نے سیلز مینجر سے جو کاونٹر پر موجود تھا کہا کہ مجھے تسمہ کا جوڑا بھی چاہیئے اس نے کہا کہ ہم تسموں کا اسٹاک نہیں رکھتے اور معذرت خواہ ہوا۔ میں اپنی بیٹی کے ساتھ دوکان کے اندر گیا اور ایک جوتا پسند کرکے واپس آیا تو سیلز مینجر نے یہ مژدہ سنایا کہ آپ کے جانے کے بعد میں نے آپ کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے تلاش کیا تو میری دراز سے ایک تسمہ تو مل گیا۔ میں نے کہا کہ مجھے صرف ایک تسمہ کی ضرورت تھی جو ٹوٹ گیا تھا۔ یہ تسمہ میرے دوسرے تسمہ کے جوڑ کا تھا جس کو میں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور اس طرح میری ضرورت کے عین مطابق مجھے تسمہ مل گیا اور میں نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔

چند سال پہلے کی بات ہے جب میں نواب شاہ سندھ میں سکونت پذیر تھا اور کتابوں اور اسٹیشنری کے ایک ادارے "سادات بکڈپو" کو چلا رہا تھا۔ سامان کی خریداری کے سلسلہ میں مہینے میں کم از کم ایک بار کراچی جانا ہوتا تھا۔ زمانہ تیزی سے بدل رہا ہے اور حجاموں نے ناخن تراشنا بند کر دیا اس لئے میں نے کراچی سے ناخن تراش خریدنے کا ارادہ کیا کئی بار کراچی گیا لیکن ہر بار کثرت کار کی وجہ سے یہ معمولی سی چیز نہ خرید سکا۔ اسی دوران میرے منجھلے بیٹے راشد میاں سید امریکہ سے بمعہ اہل و عیال کراچی آ گئے۔ دوسرے روز انہوں نے جو تحائف پیش کئے ان میں ایک ناخن تراش بھی تھا جسے پا کر مجھے ایسی خوشی حاصل ہوئی گویا کسی خزانہ کی کنجی مل گئی ہو۔ میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ یہ ناخن تراش تم نہیں لائے بلکہ میرے پیارے مولا نے تمہارے دل میں القاء کیا کہ تمہارا باپ کراچی سے اسی ضرورت کی یہ معمولی چیز اب تک نہیں خرید سکا تم امریکہ سے لے جاؤ۔ بظاہر تو یہ ایک معمولی سا واقعہ ہے لیکن مجھ جیسے ناچیز بندے کے لئے اپنے مولا کا یہ سلوک بڑے ہی ازدیاد ایمان کا باعث ہوا اور دل خدا کی حمد سے بھر گیا۔

یہ بھی چند سال پہلے کی بات ہے جب امن و امان کی بگڑی ہوئی حالت کے پیش نظر نواب شاہ کی انتظامیہ نے یہ اعلان کیا کہ سارے بازار اور دوکانیں آٹھ بجے شب سے پہلے بند ہو جائیں۔ مجھے عمر کے اس دور میں کھانے کے بعد کسی میٹھی چیز کے کھانے کی طلب پیدا ہو گئی ہے۔ خیال تھا کہ دوکان جلد بند کر کے راستہ میں کسی دوکان سے مٹھائی خرید لوں گا۔ لیکن جب مٹھائی کی دوکان کے قریب پہنچا تو وہ بند ہو چکی تھی۔ اسی طرح تین دن گذر گئے اور میں مٹھائی حاصل نہ کر سکا۔ آخر میں خیال آیا کہ گھر کے نزدیک والی دوکان شاید کھلی ہوئی مل جائے لیکن اس روز بھی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی کیونکہ یہ شیرینی فروش بھی دوکان بند کر کے جا چکا تھا۔ میں ہمیشہ سے اوپر کھلی فضا میں سونے کا عادی ہوں اور بیڈ لیمپ کی روشنی میں دیر تک مطالعہ کرتا ہوا سو جاتا ہوں۔ کبھی کبھی میری نواسی جسے ہم پیار سے "ببلی" کہتے ہیں چائے بنا کر لے آتی تھی کیونکہ اسے میرے معمولات کا علم تھا۔ اس روز قریباً ساڑھے دس بجے شب سیڑھیوں پر قدموں کی چاپ سنائی دی۔ میں نے خیال کیا کہ ببلی (میری نواسی) میرے لئے چائے لا رہی ہو گی لیکن جب وہ میرے قریب پہنچی تو بولی کہ "بابا" النصر بھائی (میرے ایک دوست کے عزیز بیٹے) نے اپنے بیٹے کا عقیقہ کیا تھا آپ کو مٹھائی بھیجی ہے۔ میں نے پلاسٹک کی تھیلی لے کر اسے کھولا تو اس میں سے فرانس پر بنوائے ہوئے پیڑے تھے جو میری طلب کے عین مطابق تھے۔ جن کو پا کر دل خدا کی تعریف کے ترانے گانے لگا کہ کس طرح وہ اپنے ناچیز بندوں کے دل کی خواہشات کا بھی نہ صرف علم رکھتا بلکہ انہیں بروقت پورا کر کے اپنی محبت و قرب کا نقش بندے کے دل پر ثبت کر دیتا ہے۔

اسی طرح استاذی المحترم حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری جن دنوں ربوہ میں اپنے بھانجے سید ہاشم بخاری کے داماد سید عبدالباسط صاحب کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ کے کوارٹر میں مقیم تھے تو ان کے بقول مکرم سید ہاشم بخاری صاحب ایک روز حافظ صاحب کے کمرے میں آ گئے۔ حافظ صاحب نے ان سے فرمایا کہ ہاشم! بہت دن ہو گئے کڑھی نہیں کھائی۔ ہاشم صاحب نے جواباً عرض کیا کہ میں ابھی بازار سے جیسن اور دہی لے آتا ہوں، کڑھی تیار ہو جائے گی۔ وہ تو یہ کہہ کر بازار چلے گئے۔ ان کے جانے کے چند منٹ بعد حضرت فضل عمر کی طرف سے ایک خوان اپنے دیرینہ خادم کے لئے لے کر ایک شخص آیا۔ حضرت حافظ صاحب نے اس سے کہا کہ خوان میز پر رکھ دو۔ وہ خوان رکھ کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں مکرم سید ہاشم بخاری صاحب دہی اور بیسن لے کر کمرے میں داخل ہوئے تو حضرت حافظ صاحب نے ان سے کہا کہ ہاشم! دیکھو حضور نے کیا تحفہ بھیجا ہے۔ ہاشم صاحب نے جب خوان پوش ہٹایا تو اس میں نفیس کڑھی کی ڈشیں تھیں۔ حضرت حافظ صاحب فرماتے تھے کہ ہمارے خدا کا معاملہ ہمارے ساتھ ایسا ہی ہے کہ جب دل میں کسی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی فراہمی کے سامان پیدا فرما دیتا ہے اور دل اس کی حمد سے بھر جاتا ہے۔

ایک واقعہ یہ بھی بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ دل میں "کوزے کی مصری" کھانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اسی دوران محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب کے فرزند ارجمند کچھ تحائف لے کر حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دیگر تحائف کے ساتھ ایک تھیلی میں کوزے کی مصری بھی تھی جو انہوں نے یہ کہہ کر پیش کی کہ اباجان نے فرمایا ہے کہ حافظ صاحب کو کوزے کی مصری پسند ہے۔ یہ بھی پیش کر دینا۔

بظاہر تو یہ معمولی واقعات ہیں لیکن خدا کی قدرت و قربت پر ایمان رکھنے والوں کے لئے ان کے اندر خدائے قادر و توانا کی محبت و شفقت کا ایک خزانہ پوشیدہ ہوتا ہے جو نہ صرف ان کے اپنے ازدیاد ایمان کا باعث بنتا ہے بلکہ سننے والوں کے دلوں میں بھی خدا کی محبت کی جوت جگا دیتا ہے اور سینوں میں محبت الٰہی کا دریا موجیں مارنے لگتا ہے۔

ابھی دوران قیام لندن میرے عزیز بھائی سید الیاس ناصر دہلوی نے حضرت حافظ صاحب سے متعلق اسی قسم کے متعدد واقعات سنائے۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب حضرت حافظ صاحب قادیان سے لاہور پہنچے تھے اور جودھامل بلڈنگ میں قیام پذیر تھے۔ بھائی الیاس ناصر بھی بمعہ اپنی والدہ محترمہ کے قریب ہی رہائش پذیر تھے اور روزانہ حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حافظ صاحب کی وساطت سے ان کی والدہ محترمہ اور بھائی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ وقت نے فرصت دی تو ان ایمان افروز واقعات کو بھی قلمبند کر کے برائے اشاعت پیش کر دوں گا۔

بدظنی

حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں۔

"میں تمہیں ایک عام شر کی طرف توجہ دلاتا ہوں وہ بدظنی ہے۔ جن لوگوں نے اس مرض کے علاج بتائے ہیں ان میں ایک امام حسن بصری بھی ہیں۔ آپ حضرت عمرؓ کی خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے اجداد عیسائی تھے۔ یہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دجلہ کے کنارے پر گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان بیٹھا ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی حسین۔ ان کے درمیان شراب کا مشکیزہ پڑا ہے وہ اسے پی رہے ہیں اور بعض وقت عورت اس نوجوان کو چوم بھی لیتی ہے۔ میں نے اس وقت کہا یہ لوگ کیسے بدکار ہیں۔ باہر سر میدان بدذاتی کر رہے ہیں۔ اتنے میں ایک حادثہ ہو گیا۔ ایک کشتی آ رہی تھی وہ ڈوب گئی۔ عورت نے اشارہ کیا تو وہ نوجوان کودا اور چھ آدمیوں کو باہر نکال لایا۔ پھر آواز دی کہ او حسن! ادھر آ۔ تو بھی ایک کو تو نکال۔ نادان یہ تو میری ماں ہے اور مشکیزہ میں دریا کا مصفا پانی ہے ہم بھی تیری آزمائش کو یہاں بیٹھے تھے کہ دیکھیں تم میں سوءِ ظنی کا مرض گیا ہے یا نہیں۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں اس دن سے میں ایسا شرمندہ ہوا کہ کبھی سوءِ ظن نہیں کیا۔ سو تم بھی اس سے بچئے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری غلام مجتبیٰ ایڈووکیٹ

مکرم خالد ملک صاحب ایڈووکیٹ

گذشتہ دنوں خالد ملک صاحب کے قتل کی خبر احباب نے ملکی پریس میں پڑھی ہوگی۔ خالد ملک صاحب پاکستان بار کونسل کے تیسری مرتبہ منتخب شدہ صوبہ بلوچستان کی طرف سے ممبر، پاکستان ہیومن رائٹس کمیشن کے عہدیدار، پاکستان کی وکلاء برادری اور سماجی حلقوں میں معزز ترین شخصیت انسانیت کے پیکر اور احمدیت کے مخلص ترین خادم تھے۔ بلوچستان میں تقسیم ملک سے قبل اور بعد کے چوٹی کے وکیل ملک کرم الٰہی صاحب کے اکلوتے صاحبزادے تعلیم الاسلام کالج کے فارغ التحصیل فدائی احمدی تھے ان کی موت سے پاکستان ایک اعلیٰ درجہ کے انسان دوست اور خوبرو قانون دان سے محروم ہو گیا ہے۔ وہ انتہائی انتھک محنت کرنے والے اتنی دلکش شخصیت تھے کہ جدھر سے بھی ان کا گذر ہو جاتا ان کے جاننے والے اور نہ جاننے والے سب ان کے گرویدہ ہو جاتے۔ بلوچستان ہائیکورٹ کے چوٹی کے وکلاء میں شمار ہوتے تھے۔ انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیشن کی کانفرنسوں میں بلوچستان آبادی کے لحاظ سے سب سے چھوٹا صوبہ ہونے کے باوجود خالد ملک صاحب کی وجہ سے ایک بڑا یونٹ تصور ہوتا تھا۔ بلوچستان کی ہر دلعزیز ترین شخصیت تصور ہوتے تھے۔

لاہور میں ۲ سال قبل ایوری ہوٹل میں ایک انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیشن کانفرنس کے دوران کینیڈا کے مشہور جسٹس ڈیوش (جس کا ذکر حضور متعدد بار فرما چکے ہیں) مہمان خصوصی اور صدر مجلس تھے۔ میں اور خالد ملک صاحب اس کانفرنس میں شامل ہوئے تو انکی تقریر کے بعد جب ان سے متعارف ہوئے تو میں نے انہیں بتایا کہ میں احمدی ہوں اور چونکہ امام جماعت احمدیہ نے کینیڈا کے ہر شہری کو اس بنا پر خوش آمدید کہنے کے لئے ہدایت فرمائی ہے کہ کینیڈا میں احمدیوں کو عزت سے جگہ دی گئی ہے تو جج صاحب فرمانے لگے کہ تم مجھے جانتے نہیں ہو۔ پھر انہوں نے بتایا کہ جنیوا میں انہوں نے ہی تو آرڈیننس ۲۰/XX/۸۴ کے خلاف ریزولیوشن پاس کروایا تھا۔ اس کے بعد میں اور خالد ملک صاحب دو دن کانفرنس میں شریک ہو کر جسٹس ڈیوش کی موجودگی میں شریعت کورٹس اور آرڈیننس ۲۰/XX/۸۴ کو موضوع بنا کر نقطہ نظر پیش کرتے رہے۔ خالد صاحب انتہائی احسن طریقہ سے ظلم کے خلاف مؤثر طریقہ سے آواز بلند کرتے رہے اور وکلاء برادری سے ناانصافیوں کے خاتمہ کے لئے کام کرتے رہے۔ جسٹس ڈیوش صاحب سے کافی ملاقات رہی اور گفتگو فرماتے رہے اور آئندہ کے پروگرام وضع کرتے رہے بلوچستان میں جماعت احمدیہ کی بیت الحمد کی ضبطی کے بعد ملک صاحب نے اپنے وسیع گھر پر ہی بندوبست کیا ہوا تھا اور حکام سے رابطہ رکھتے تھے۔

وفات سے صرف ۲ دن قبل لاہور ہائیکورٹ بار روم میں اچانک نظر آگئے۔ ایک بار کونسل کی میٹنگ کے سلسلہ میں آئے تھے۔ چند منٹ چائے پر گفتگو فرماتے رہے اور پھر یکدم اٹھ کر چلے گئے۔ کئی باتیں کرنے والی تھیں اور تشنگی ہی رہی کہ بعد میں اخبار میں شہ سرخی دیکھی کہ وہ اپنے سگے چچا کے ہاتھوں جو کہ احمدی نہ تھے ایک زمین کے تنازعہ کے سلسلہ میں گولی سے ہلاک کر دیئے گئے۔ اکثر وکلاء ان کا انتہائی چاہت سے ذکر کرتے رہے اور اشکبار تھے۔ ان کی موت کا کسی کو یقین نہیں آرہا۔ انتہائی بے وقت صدمہ ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں جنت میں جگہ عطا فرمائے اور جماعت بلوچستان کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے اور انکی اکلوتی بچی اور بیوہ کا حافظ و ناصر ہو۔

٭ پچھلے دنوں اخبار میں تھا کہ بلوچستان کے وکلاء کا ایک وفد ان کے قتل کے سلسلہ میں تفتیش کے لئے پنجاب آرہا ہے۔ خالد ملک صاحب کا ہنس مکھ چہرہ اب بار روم اور کانفرنسوں میں نظر نہیں آسکے گا۔

نصر اللہ ناصر

میاں اللہ لوک صاحب آف واسو

میاں اللہ لوک صاحب ۱۶ جنوری ۱۹۹۱ء کو بعمر ۸۳ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ کچھ عرصہ پہلے ۲۹۸ سی کے کیس میں گرفتار کر لئے گئے تھے اور اسی پیرانہ سالی میں تقریباً ایک ماہ تک پابند سلاسل رہے۔ جیل میں ہی شدید بیمار ہو گئے۔ دمہ کی تکلیف بڑھ گئی اور بیماری بڑھتی چلی گئی کوئی افاقہ نہ ہوا۔ یہاں تک یہ اسیر راہ مولیٰ قرار پانے والا صابر و شاکر وجود ہمیشہ کے لئے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گیا۔

آپ پیدائشی احمدی تھے۔ ۸۳ سالہ زندگی نہایت اخلاص و فدائیت سے ساتھ گذاری خصوصاً ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں سخت آزمائشوں سے گذرے۔ مگر ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ واسو بنگلہ (منڈی بہاؤالدین) کے قریب اپنی زمین پر ہی مکانات بنائے اپنا مختصر مکان بناتے ہی اللہ کا گھر بھی تعمیر کر دیا۔ جہاں اپنے بچوں کو ساتھ لے کر نماز ادا کرتے۔ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین والوں کو جب قبرستان کی ضرورت محسوس ہوئی تو اپنی قلیل زرعی زمین میں سے چند کنال قبرستان کے لئے وقف کر دی اور یوں احمدی دوستوں کی ایک پریشانی ختم ہو گئی۔

آپ بڑے مہمان نواز ملنسار اور خوش خلق تھے۔ اور اپنی روایتی مہمان نوازی کے باعث راہ گیروں کی مہمانی کا شرف حاصل کرتے اور اس وجہ سے خاص و عام میں مقبول تھے۔

آپ منڈی بہاؤالدین جماعت کے ساتھ منسلک تھے۔ اپنے بڑے بھائی میاں محمد حسین صاحب کے ساتھ صرف چند احمدی یہاں آئے تھے۔ اب ۲۰، ۲۵ احمدیوں کی دعاؤں میں رخصت ہوئے

موصوف بالکل ان پڑھ تھے۔ صرف قرآن مجید ناظرہ جانتے تھے۔ مگر دعوت الی اللہ کے میدان میں نہایت مسکت دلیلیں دیتے اور حجت تمام کرتے۔ عبادت گزار اور مخیر تھے اقرباء کے ساتھ حسن سلوک اور دوستوں کے ساتھ مروت اور شفقت سے پیش آتے۔ دوستوں کے دکھ درد کے مواقع پر ان کے پاس پہنچتے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں یہ بات مدنظر رکھی کہ احمدیت کے ماحول میں تربیت ہو چنانچہ اپنے دو بیٹوں کو ربوہ میں تعلیم دلائی۔

ڈاکٹر عزیز حسن اشرفی

ڈپریشن

مجبوری، بے بسی اور لاچاری وہ احساسات ہیں جن سے زندگی میں ہر شخص کبھی نہ کبھی دوچار ہوتا ہے اور اس احساس کی شدت اعصاب میں ایک ایسا دباؤ پیدا کرتی ہے کہ انسان کی عقل حیران و پریشان ہو جاتی ہے۔ مجبوری اور لاچاری کا احساس

کسی خواہش کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے ہو۔ کسی محبوب شخصیت سے مستقل جدائی کے سبب سے ہو۔ مالی نقصان، متواتر بیماری یا ذاتی انا پر کسی ضرب لگنے سے ہر انسان پر ایسے شدید اثرات مرتب کرتا ہے کہ اس کی شخصیت بدل جاتی ہے۔ غالب نے اس کیفیت کی کیا خوب عکاسی کی ہے۔

غنچہ پھر لگا کھلنے آج ہم نے اپنا دل
خوں کیا ہوا دیکھا گم کیا ہوا پایا۔

احساس محرومی۔ شکست اور ناکامی، مایوسی غم اور افسردگی ایک ایسی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں جس سے انسان خود کو بے کار محض سمجھنے لگتا ہے اس کے بعد یا تو وہ اس قدر حساس ہو جاتا ہے کہ ہر فعل اور ہر عمل کو مبالغہ کے ساتھ محسوس کرتا ہے یا پھر بالکل بے حس ہو جاتا ہے اور بقول غالب۔

دل میں ذوق وصل و یاد یار تک باقی نہیں
آگ اس گھر کو لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا۔

زیادہ حساس ہونے کی صورت میں اس کے دماغ میں احساس گناہ پیدا ہوتا ہے ایسے گناہ کا احساس جو اس سے کبھی سرزد نہیں ہوا۔ ایک انجانا سا خوف اس کے دل و دماغ پر مسلط رہتا ہے دنیا اور دنیا والوں کے ہر عمل کو شبہ کی نظر سے دیکھتا ہے وہ مخبوطیت سے ایک ایسے جال میں پھنس کر رہ جاتا ہے کہ اس سے نکلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ جیسے مکڑی کے جال میں پھنسی ہوئی مکھی اس کو اگر بچانے نکالنے کی کوشش کی جائے تو اس کا ردعمل نہایت شدید ہوتا ہے اور اس ردعمل کے دوران وہ کسی بھی غیر متوقع حرکت کا مرتکب ہو سکتا ہے جس میں خودکشی بھی شامل ہے۔ جنسی معاملات میں بھی اس کا ردعمل صحت مند نہیں ہوتا۔ اس کی جنسی خواہشات یا تو خوابیدہ ہو جاتی ہیں یا پھر مفلوج ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اس پر خوف کا دورہ دورہ ہوتا ہے اس لئے اگر کبھی فطری تقاضے زور بھی کریں تو وہ خود لذتی سے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کی وجہ سے وہ مزید احساس گناہ کا شکار ہو جاتا ہے۔

بے حسی کی صورت میں اس کو تمام کائنات تیرہ و تار نظر آتی ہے۔ ہر عمل ہر فعل اور ہر بات کا تاریک پہلو اس کے سامنے ہوتا ہے اس کو دنیا کی ہر نعمت بے کیف اور بے مزہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوم ہوتی ہے فطرت کی ہر رعنائی اس کو بے رنگ و بو محسوس ہوتی ہے تمام زندگی اور اس سے متعلقات اس کو بے معنی معلوم ہوتے ہیں۔ لوگوں سے میل ملاقات سے اسے الجھن ہوتی ہے وہ تنہا رہنا چاہتا ہے۔ کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے سے اس کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اس کو کوئی دعا دے یا گالی اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس کے اعصاب پر یہ کیفیت اس قدر تسلط جما لیتی ہے کہ اگر اس کی مطلوبہ شے جس کے حصول میں ناکامی کی وجہ سے اس مقام پر پہنچا ہے بھی اس کو مل جائے تو اس پر کوئی ردعمل نہیں ہوتا وہ اپنی زندگی کی ان تاریکیوں میں گم رہتا ہے اور اسی حالت میں رہنا چاہتا ہے۔ دراصل اس کے اعصاب اس قدر شل ہو جاتے ہیں کہ ان میں ردعمل کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی۔ جب اعصاب میں ردعمل کی صلاحیت ہی نہ ہو تو رنج و غم خوشی و شادمانی بے معنی چیزیں ہو جاتی ہیں۔

ڈاکٹر مارانو کا مشہور جریدے میڈیکل ورلڈ نیوز (۱۹۸۱ء) میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس کا عنوان تھا ڈپریشن۔ اس مضمون میں اس نے ان تمام عوامل پر تفصیلی بحث کی تھی جو ڈپریشن یا اردو زبان میں افسردگی کا شکار ہوتے ہیں۔ مارانو نے لکھا ہے کہ امریکہ میں ایک سال کے دوران ۶،۰۰۰،۷ ہزار امریکی اسی مرض کی وجہ سے خودکشی کرتے ہیں۔

تین سائیکاٹرسٹ، جے ایم سی جل، جے ایچ جانسن اور آئی جی سارسن نے مل کر ایک مطالعہ کیا تھا جس کے نتائج ۱۹۷۹ء میں جرنل آف سائیکو سومیٹک ریسرچ کے ایک شمارے میں شائع ہوئے تھے۔ مطالعہ کا موضوع تھا کیا غیر متوقع (ذہن پر اثر کرنے والے) واقعات ڈپریشن پیدا کرتے ہیں؟ یا ڈپریشن ایک شخص کو ایسے واقعات کے لئے زیادہ حساس بنا دیتا ہے؟ یہ مطالعہ بہت وسیع تھا جس کے نتائج کا لب لباب یہ تھا کہ زندگی کی صعوبتیں۔ بساط سے زیادہ جدوجہد ڈپریشن یا افسردگی پیدا کر دیتی ہیں۔

۱۹۸۰ء کے اوائل میں امریکہ کے نیشنل انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں کچھ سائنس دانوں نے اس مسئلہ پر تحقیق کا آغاز کیا کہ آخر یکساں قسم کی صعوبتوں کا تمام افراد پر یکساں اثر کیوں نہیں ہوتا؟ وہ اب مختلف نسلوں کے جین پر تحقیق کر رہے ہیں کہ کسی حد تک یہ مسئلہ موروثی یا وراثتی مزاج اور جین کی ساخت کا ہے ابھی اس تحقیق کا سلسلہ جاری ہے کیونکہ کوئی واضح نتائج سامنے نہیں آئے۔ مگر اس سے بیشتر کئی مطالعوں میں یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جا چکی ہے کہ ۴۸ فیصد سے ۱۰۰ فیصد تک موروثی اثرات مزاج کی تشکیل کرتے ہیں جو ڈپریشن یا دوسری ذہنی بیماری کا سبب بنتے ہیں۔

ایک بہت ہی اہم عنصر جو ذہنی امراض کے سلسلے میں قابل غور ہے وہ مذہبی رجحانات ہیں۔ امریکہ اور کینیڈا کے میدانی علاقوں کے دیہاتوں میں رہنے والے ایک خاص مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیوٹیرائٹس HUTTERITES کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں میں ذہنی بیماریاں مفقود ہیں۔ ۱۹۵۵ء میں دو محققین ایٹن اور ویل نے ایک موازنہ کیا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ دوسرے معاشرتی گروپ کی نسبت ہیوٹیرائٹس میں ذہنی عوارض دس کے مقابلے میں ایک ہے۔ ان لوگوں کا جب معاشرتی مطالعہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان کے ہاں مذہب پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اور بچپن سے ہی مذہبی رسوم کی پابندی کی عادت ڈال دی جاتی ہے۔ ذہنی طور سے ان کی تربیت میں ایک بات ذہن نشین کرائی جاتی ہے کہ دوسرے لوگوں پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنی خامیاں تلاش کرو۔ اور ان کو درست کرنے کی کوشش کرو۔ ذاتی اور خانگی قسم کی ذمہ داریوں کے ساتھ اجتماعی اور معاشرتی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنا بھی ان کی تعلیم و تربیت میں شامل ہے۔

پاکستان میں معالجین ذہنی امراض اس بات پر متفق ہیں کہ یہاں ذہنی امراض میں متواتر اضافہ ہو رہا ہے۔ آخر وہ کون سے عوامل ہیں جو اس اضافے کے ذمہ دار ہیں اگر تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہم ظاہری طور سے یقیناً مسلمان ہیں مگر ہم اسلام کی روح سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم میں ایک ایسی منافقت پیدا ہو گئی ہے جو فکر، علم اور عمل میں تضاد پیدا کر رہی ہے۔ نتیجے کے طور پر ذہنی انتشار بڑھ رہا ہے جو بیشمار ذہنی امراض کا ذمہ دار ہے۔ قول و فعل میں تضاد ہمارے مذہب کی بنیادی تعلیمات کے خلاف ہے اور اس تضاد کو آج کل کلچر اور معاشرت کا اہم جزو سمجھا جاتا ہے جو شخص آج کل صاف گوئی سے کام لیتا ہے وہ ناپسندیدہ شخصیت بن جاتا ہے ہمارے مذہب میں سچائی کا نہ صرف احترام کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے بلکہ اس پر عمل کرنا عین ایمان سمجھا جاتا ہے مگر مروجہ معاشرے میں ایسے شخص کو بے وقوف سمجھا جاتا ہے، سادہ لوحی کو حماقت کا نام دیا جاتا ہے جس قدر منافقت میں طاق انسان ہوگا اتنا ہی کامیاب و کامران سمجھا جائے گا مگر کبھی اس کی ذہنی کیفیت کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ انتہائی غیر مطمئن اور ذہنی انتشار کا شکار انسان ہے۔ ہر مسلمان زبان سے اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے کوشش کرنا انسان کا کام ہے اور کامیابی اور ناکامی اللہ کے ہاتھ میں ہے مگر افسوس یہ ہے کہ یہ اقرار صرف زبان کی حد تک ہے حلق سے نیچے اتر کر قلب تک نہیں جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اپنی کوتاہیوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے سر منڈھنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اپنی کامیابیوں اور کامرانیوں کو اپنی کوششوں کا ثمر سمجھا جاتا ہے۔ وہاں ہم اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ نتیجہ کے طور پر ہمارے اعمال میں توازن قائم نہیں رہتا ہے اور شخصیت غیر متوازن ہو جاتی ہے جو ذہنی امراض کی پہلی منزل ہے۔

ایک اور سب سے اہم معاملہ جو آج کل ہمارے معاشرے میں کینسر کے مرض کی طرح سرایت کر گیا ہے وہ ہے عزت کا معیار۔ جس شخص کے پاس مال و دولت ہے اور وہ کسی نہ کسی طرح اس کی نمائش بھی کرتا ہے وہ صاحب عزت سمجھا جاتا ہے حالانکہ اسلام میں عزت کا معیار تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اگر دنیاوی مال اور دولت ہی عزت و احترام کا سبب اور معیار مقرر ہوتا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجہ تخلیقِ کائنات کے پاس دنیاوی مال و دولت کے انبار ہوتے ۔۔۔۔۔ رحمۃ اللعالمین جو خالق کائنات کے لئے سب سے بڑی بزرگ و برتر ہستی ہیں تمام کائنات کے لئے رحمت آخر اس مال و دولت کے حامل کیوں نہیں تھے جس کو آج ہمارا معاشرہ ان کے ماننے والا معاشرہ، ان کی غلامی اور ان کے اندھے مقلد ہونے کا دعویدار معاشرہ آخر اس معیار کو تسلیم کیوں نہیں کرتا۔ یہی وہ کھوکھلا پن، ایمان و عمل کا تضاد یا ریاکاری ہے جو معاشرے میں ذہنی امراض کے اضافے کا سبب بن رہا ہے اور اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا تو نہ جانے ہم لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ اس لئے کہ مادہ پرستی اور ریاکاری دین اور دنیا دونوں میں تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ ایک لفظ جو ہمارے معاشرے میں بہت غلط معنوں میں استعمال ہوتا ہے وہ ہے قناعت ۔۔۔ قناعت درحقیقت عین ایمان ہے اس لئے کہ تمام کاوشوں اور کوششوں کے بعد نتائج پر مطمئن ہو جانا خواہ وہ کامیابی ہو یا ناکامی قناعت کہلاتی ہے۔ اس لئے کہ دونوں ہی صورتوں میں فیصلہ من جانب اللہ ہوتا ہے اور اس کے فیصلہ کو بخوشی قبول کرنا ہی انسانیت کے لئے سکون قلب کا باعث ہو سکتا ہے۔ غازی یا شہید دونوں صورتوں میں مسلمانوں کے درجات دینی اور دنیوی دونوں اعتبار سے بلند ہوتے ہیں۔

جب تک مسلمان اپنی ذاتی انا کے لئے نہیں بلکہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں جہاد کرتے رہے پوری دنیا میں سر بلند رہے اس لئے کہ جہاد میں فتح اور شکست سے بے نیاز ہو کر جنگ کی جاتی ہے اور مسلمان دونوں صورتوں میں محترم ہوتا ہے۔ مگر آج کے مسلمان اپنی سستی اور کاہلی، بے عملی کو قناعت سمجھتے ہیں۔ زندگی کے متعلق مسلمان کا تصور صرف یہ ہونا چاہیئے کہ وہ اللہ کے لئے زندہ رہے گا اور اسی کے لئے مرے گا اس کی زندگی اپنی نہیں ہے وہ احکام کی تعمیل کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور بس۔۔۔ اگر یہ ایمان ہر مسلمان کا محکم ہو جائے اور زبان کے اقرار کے ساتھ اس کی قلب سے بھی تصدیق کر دے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ معاشرتی اعصابی دباؤ کا شکار ہو کر ذہنی امراض میں مبتلا ہو جائے۔

اسلام ہی کی بات نہیں دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں جس کے مقلد اگر اس کی صدق دل سے پیروی کریں تو اعصابی دباؤ کا شکار ہوں۔ دنیا میں جن ممالک میں بھی ذہنی امراض کی زیادتی ہے وہاں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ اپنے مذہب سے دور ہو چکے ہیں اور مادہ پرستی ان کا شعار بن چکا ہے اور روحانی اقدار ان کے معاشرے میں مفقود ہو چکی ہیں۔

میں کوئی مبلغ نہیں ہوں نہ ہی عالم دین ہوں مندرجہ بالا سطور اس مقصد سے لکھی گئی ہیں کہ ایک ذہنی اور دماغی معالج کی حیثیت سے ان عوامل کا جو معاشرے میں ذہنی امراض کے بڑھتے ہوئے رجحان کا سبب ہیں تجزیہ کروں اور عام قاری کے لئے ان کی واضح نشاندہی ہو سکے تاکہ وہ ذہنی اور دماغی صحت کا جسمانی صحت کی طرح خیال رکھیں اور ان اصولوں کو اپنائیں جو ذہن اور دماغ کے لئے صحت بخش ہوں۔

(ماخوذ اپنا گھر ۱۶ تا ۳۱ اگست ۱۹۹۱ء)

موصیان کرام

آپ جب بھی ربوہ آئیں تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں اور اپنا حساب کتاب درست کروائیں تاکسی قسم کی کوئی دقت نہ پیش آئے

(سیکرٹری مجلس کار پرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا: مکرم چوہدری مختار احمد صاحب سنوری سیکرٹری امور عامہ جھنگ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

مکرم سلطان احمد صاحب مجاہد (ہومیو ڈاکٹر) کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ شوگر بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان کی جلد شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

دعائے نعم البدل: مکرمہ ثمینہ کوکب صاحبہ۔ راولپنڈی کی اکلوتی بیٹی جو وقف نو میں شامل تھی۔ ۲۰ جولائی کو وفات پاگئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے

سانحہ ارتحال: محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری غلام حیدر صاحب نمبردار زعیم انصار اللہ کرمپورہ واربرٹن مسلسل ایک ماہ بعارضہ بلڈ کینسر بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۹ اگست ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک ۲ بجے دوپہر وفات پاگئیں ہیں آپ حضرت صوفی نبی بخش صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی اور مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب ناظم انصار اللہ ضلع شیخوپورہ کی خوشدامن تھیں۔

مورخہ ۱۰ اگست ۹۱ء کو مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور بعد از تدفین مکرم محمد اسلم صاحب منگلا نے دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں

مجلس نابینا ربوہ کا اجلاس

مورخہ ۱۹ اگست کو مجلس نابینا ربوہ کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ محمد ابراہیم صاحب (جنرل سیکرٹری مجلس) نے کی۔ اس کے بعد مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب نے حضرت فضل عمر کی نظم ترنم سے پڑھی۔ پھر صدر اجلاس مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب نے قیام پاکستان کی اغراض اور اس کے تاریخی پس منظر پر تقریر کی۔

تقریر کے بعد دیس کی محبت میں ایک نظم پڑھی گئی۔ پھر مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب (رکن مجلس عاملہ) نے مرکز نابینا جھنگ کی میٹنگ کی روداد پیش کی۔ اجلاس کے دوسرے حصے میں ۱۴ اگست کے حوالہ سے ایک سوال وجواب کا معلوماتی پروگرام ہوا جس میں مکرم محمود احمد صاحب ناصر اوّل۔ مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب دوئم اور مکرم محمد الیاس صاحب سوئم قرار دیئے گئے۔

یہ اجلاس صبح دس بجے سے ۱۲-۴۵ تک جاری رہا اور پھر دعا کے ساتھ برخواست ہوا۔

تلاش گمشدہ: محمد سلیم اختر ابن حوالدار عبدالصادق صاحب عمر ۴۴ سال ۶/۱۲ دارالیمن شرقی ربوہ عرصہ دس ماہ سے غائب ہیں ذہنی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ تعلیم ایم اے ہے۔ جس کسی کو پتہ ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر ان کی والدہ کو اطلاع دیں۔

کلثوم بیگم والدہ سلیم اختر
۶/۱۲ ۔ دارالیمن شرقی ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۱۳ میں ہارون رشید ولد رشید احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۴-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ہارون رشید ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نصیر الدین بھٹی وصیت نمبر ۲۲۴۷۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا محمد دین ناز وصیت نمبر ۱۸۵۲۰۔

مسل نمبر ۲۸۱۱۴ میں بشریٰ نسرین زوجہ عبداللطیف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانده کلاں G.P.O لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۲-۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزنی دو تولہ مالیتی ۔۔۔ ۵۵۴ روپے۔ (۲) سلائی مشین مالیتی ۴۵۰/- روپے (۳) حق مہر پانچ ہزار ۔۔۔ ۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ بشریٰ نسرین سانده کلاں لاہور جی۔ پی۔ او لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سعید انجم وصیت نمبر ۲۵۹۶۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ وسیم احمد پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۱۱۵ میں منزہ نوید زوجہ نوید احمد خان قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۳-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۵۰،۰۰۰ (۲) زیورات طلائی وزنی ۴۴ تولہ مالیتی ۔۔۔ ۱،۴۰،۸۰۰ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ منزہ نوید ۸-۱۰ انجمہ سکوائر بلاک P.013.D.1 گلشن اقبال کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نوید احمد خان خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۱۱۶ میں نصرت جہاں بنت ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب بریگیڈیر قوم مغل پیشہ ڈینٹل سرجن عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۴ علاؤ الدین روڈ لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نصرت جہاں لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مرزا مبشر احمد وصیت نمبر ۵۶۸۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید محمد احمد وصیت نمبر ۹۵۰۷۔

کیا آپ کا چندہ وقف جدید ادا ہو چکا ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ تحریکِ جدید

۳۰ اگست تا ۶ ستمبر ۱۹۹۱ء

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مَردو اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔" (سیدنا حضرت فضلِ عمر)

(۱) فرائض سیکرٹریان تحریک جدید کی نقل جماعتوں کو متعدد مرتبہ ارسال کی جا چکی ہے۔ ان کو مدّنظر رکھا جائے۔

۲۔ حسب سابق امسال بھی مذکورہ بالا تاریخوں میں ہفتہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کریں۔

۳۔ ۳۰ اگست بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبہ جمعہ دلوائیں۔ یہ ہفتہ بڑے منظم طریق سے منوانے کا اہتمام کریں۔ جملہ ذیلی تنظیموں کا (لجنہ، انصار، خدام) تعاون حاصل کر کے کام شروع کر دیں۔

۴۔ جن افراد کے ذمہ جس قدر چندہ باقی ہے اس کی وصولی کے لئے مناسب تعداد میں محصلین مقرر کروائیں جو گھر بہ گھر پھر کر عرصہ مذکورہ میں وصولیاں کریں۔

۵۔ جن افراد کے وعدے غیر معیاری ہیں ان سے معیار کی پابندی کروائیں اور ٹارگٹ حاصل کر کے دم لیں (کم از کم چندہ کتنا ہونا چاہیئے؟ وہ ماہوار آمد کا ۵/۱ ہے یہ امر واضح کر دیا گیا ہے)

۶۔ مخیر دوستوں سے پانچ پانچ سو یا اس سے زائد رقم کی اپیل کریں۔

۷۔ دفتر اول اور دفتر دوم کے بند کھاتہ جات بحال کرانے کی بھی ازحد کوشش کریں اور ان کے وارثوں سے کچھ نہ کچھ لے کر کھاتے زندہ کروائیں۔

۸۔ ۷ ستمبر کو جائزہ لیں اور جن افراد نے پرخلوص تعاون فرمایا ہو ان کے اسماء بغرض دعا سنائے جائیں۔

۹۔ جمع شدہ رقم اولین موقعہ پر مرکز میں پہنچانے کا اہتمام کریں۔

۱۰۔ حضور انور کی دعاؤں سے فیضیاب ہونے کے لئے اولین موقعہ پر ہفتہ تحریک جدید کی تحریری رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

اعلان برائے طلبہ

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد

نصرت جہاں اکیڈمی مورخہ یکم ستمبر ۱۹۹۱ء کو کھل رہی ہے۔ تمام طلبہ یکم ستمبر ۱۹۹۱ء کو باقاعدہ سکول حاضر ہوں۔ (چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن)

تبدیلی دکان

پاک گولڈ سمتھ گولبازار ربوہ سے تبدیل ہو کر "طارق مارکیٹ" اقصیٰ روڈ پر آگئی ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب // فون نمبر دکان: ۶۴۳-۵۵۰
فون نمبر گھر: ۵۴۹-۷۴۹

مُلکی خبریں

○ وفاقی حکومت نے نجی شعبے میں دس بینکوں کے قیام کی اجازت دے دی ہے۔ وزیراعظم نے کاغذات متعلقہ پارٹیوں کے حوالے کر دیئے وزیراعظم نے کہا کہ ہم نے ان پارٹیوں پر جو اعتماد کیا ہے۔ امید ہے وہ بھی اس پر پورا اتریں گے۔

○ پنجاب حکومت نے ملازمتوں پر بھرتی سے پابندی اٹھائے جانے کے فیصلے کو معطل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت ملازمتوں پر پابندی کو بلدیاتی انتخابات تک برقرار رکھنا چاہتی ہے۔

○ جمیعت علمائے پاکستان (نیازی گروپ) نے وزیراعظم کی مذاکرات کی دعوت مشروط طور پر قبول کر لی ہے۔

○ وزیراعظم آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خان نے آزاد کشمیر کے چیف سیکرٹری کو واپس اسلام آباد بلانے کی درخواست کر دی ہے۔ کیونکہ ان کو وزیراعظم بننے کے بعد شدید انتظامی مشکلات کا سامنا ہے۔

○ داتا دربار کے سائے تلے ایک تاجر منظر علی کو دو پولیس اہلکاروں نے خنجر دکھا کر ۲۵۷ روپے چھین لئے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ بدعنوان فنانس کارپوریشنوں کے خلاف سخت اقدامات کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میرے ایک وزیر نے جو قرضے لئے تھے وہ واپس کر دیئے گئے ہیں۔

○ ملک کے مختلف شہروں میں فنانس کارپوریشنوں کے متاثرین کا دوسرے روز بھی احتجاج جاری رہا۔ ان مظاہروں میں تمام ذمہ دار افراد کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

○ لاہور ہائیکورٹ نے پارلیمنٹ کے لامحدود اختیارات کے خلاف رٹ سماعت کے لئے منظور کر لی۔

○ بلدیاتی انتخابات کے لئے سرحد میں پی پی پی اور جماعت اسلامی میں اتحاد متوقع ہے

○ پاکستانی سرائیکی پارٹی کے صدر بیرسٹر تاج محمد لنگاہ نے کہا ہے کہ بنگلہ دیش کے ۶ لاکھ بہاریوں کو سرائیکی علاقے میں آباد کرنے کی سازش ناکام بنا دی جائے گی۔

○ بھارت نے راجستھان میں پاکستانی سرحد کے ساتھ ساتھ میزائلوں سمیت جدید جنگی ہتھیار پہنچا دئے ہیں۔

غیر مُلکی خبریں

○ روسی صدر گورباچوف نے صدر اور دوسرے اعلیٰ عہدوں کے لئے نئے انتخابات کروانے کا اعلان کیا ہے۔

○ سپریم سوویت کے سپیکر اناتولی لوکیانوف نے استعفیٰ دے دیا ہے اور کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ایڈمنسٹریٹر نکولائی کروچین نے خودکشی کر لی ہے۔ اس سے قبل گورباچوف کے مشیر سرگئی اخرومیوف اور وزیر داخلہ بھی خودکشی کر چکے ہیں۔

○ ارجنٹائن نے روس کی تین بالٹک ریاستوں لتھوانیا۔ لٹویا اور ایسٹونیا کی خودمختاری کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس سے قبل آئس لینڈ۔ ناروے اور ڈنمارک بھی ان سے سفارتی تعلقات قائم کر چکے ہیں۔ آزادی کا اعلان کرنے والی جمہوریاؤں کی تعداد سات پہنچ چکی ہے

○ بھارت میں لداخ کے دارالحکومت لیہہ میں لبریشن فرنٹ کے حریت پسندوں نے پانچ سرکاری عمارتوں کو دھماکے سے اڑا دیا۔ اس دوران بھارتی صدر اس شہر کا دورہ کر رہے تھے۔

○ اسرائیل اور شام کے اعلیٰ عہدیداروں نے کہا ہے کہ سوویت یونین میں سیاسی تبدیلیوں کے نتیجے میں مشرق وسطیٰ سے متعلق امن کانفرنس میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

○ بھارت نے مصر و شام سمیت کئی ملکوں میں ایٹمی ری ایکٹر بنانے کی پیشکش کی ہے۔ بھارتی ذرائع کے مطابق ان ملکوں نے اس پیشکش کا خیرمقدم کیا ہے۔

○ فلپائن میں آتش فشاں پناٹوبو سے نکلنے والی راکھ میں سونے کے ذرات کے علاوہ کرومیم۔ تانبہ اور دیگر دھاتوں کے ذرات بھی ملے ہیں۔

پتہ